جواب:۔ سفر یا بیماری یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ دن میں قضا کرے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا (قرآن کریم) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آپ کی تہجد کی نماز بیماری اور درد تکلیف یا نیند کی وجہ سے چھوٹ جاتی تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے (مسلم ترمذی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا رات کا وظیفہ اور وِرد (تہجد کی نماز تلاوت قرآن) نیند کی وجہ سے فوت ہوگیا اور اس نے ظہر کی نماز سے پہلے اس کی قضا کرلی تو گو یا رات میں اپنے وقت میں ادا کیا۔ (مسلم) وتر کی نماز کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا ضروری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر و اذا استیقظ (ترمذی ابوداود وغیرہ) بلا عذر شرعی فرض نماز کو وقت سے موخر کردینا گناہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو باقاعدہ وضو کرکے پورے خضوع اور تعدیل ارکان کے ساتھ ان نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخشدے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ مشیت الٰہی کے ماتحت ہے معاف کردے یا عذاب میں مبتلا کرے (ترمذی ابوداؤد موطا مالک) واجب کو بھول کر چھوڑ دینے سے صرف سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نماز کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور رکن (فرض یا شرط) کے چھوڑ دینے سے نماز باطل ہوجاتی ہے اور نماز لوٹانی پڑتی ہے۔ دعائے قنوت نہ واجب ہے اور نہ رکن اسلئے اسکو بھول کر چھوڑ دینے کی صورت میں نہ سجدہ سہو ضروری ہے اور نہ نماز لوٹانے کی ضرورت ہے۔

سوال - زید بیماری کی حالت میں جنبی ہوگیا اور پانی نقصان کرتا ہے تو ایسی حالت میں تیمم کرکے مسجد کے اندر نماز پڑھ سکتا ہے اور قرآن کی تلاوت اور امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟ سائل مذکور

جواب - بیمار کو جنابت کا غسل کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا درست اور جائز ہے۔ اس تیمم سے مسجد میں نماز ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت و امامت کرنا بلا شک وشبہ درست ہے عن عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلۃ باردۃ فی غزوۃ ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسل فاھلك فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فذکروا ذلك للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابك وانت جنب فاخبرتہ بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئا (ابوداود) وام ابن عباس وھو متیمم (بخاری)۔

سوال - زید کی بیوی مزاحیہ طور یا تفریح طبع کے طور پر کبھی کبھی اپنے شوہر زید کو بھائی یا بھیا کہدیا کرتی ہے اور شوہر بھی بیوی کو بھائی کہدیا کرتا ہے تو کیا اس طرح کہنے سے علاقۂ زوجیت میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے یا نہیں سائل مذکور

جواب - زید کے اپنی بیوی کو مزاحًا اور بطور تفریح بھائی یا بہن اور بیوی کے اپنے میاں کو بھائی یا بھیا کہدینے سے علاقۂ زوجیت میں خلل نہیں واقع ہوتا لیکن اس طرح کہنا مکروہ اور ممنوع ہے اسلئے ایسے کلمے سے پرہیز کرنا